

## فہرست

- 4..... حرفِ اول ❁
- 5..... وضو کا طریقہ ❁
- 9..... صحیح نمازِ نبوی (تکبیر تحریمہ سے سلام تک) ❁
- 26..... دعائے قنوت ❁
- 27..... نماز کے بعد اذکار ❁
- 29..... نمازِ جنازہ پڑھنے کا صحیح اور مدلل طریقہ ❁

تنبیہ: مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں کوئی فرق قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حرفِ اول

اقرارِ توحید کے بعد نمازِ اسلام کا دوسرا اور اہم رکن ہے۔ کتاب و سنت میں جہاں اس کی پابندی پر زور دیا گیا ہے وہاں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ((صلوا کما رأیتمونی (أصلي)) اس کی ادائیگی میں ”طریقہ نبوی“ کو لازم قرار دیتا ہے۔  
 زیرِ نظر کتاب ”مختصر صحیح نمازِ نبوی“ اسی اہمیت کے پیشِ نظر لکھی گئی ہے۔ جس میں  
 استاذِ محترم حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے صحیح اور حسن لذاتہ احادیث کی رُو سے بڑے احسن  
 انداز سے طریقہ نماز کو بیان کیا ہے۔ نیز کئی ایک مقامات پر آثارِ سلفِ صالحین سے مسائل کی  
 وضاحت اس پر طرّہ ہے۔

مذکورہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر جامعیت و افادیت کے لحاظ سے ممتاز حیثیت کی حامل  
 ہے۔

”مختصر صحیح نمازِ نبوی“ اس سے قبل ماہنامہ ”الحدیث“ حضور میں چھپ چکی ہے لیکن  
 احباب کے اصرار پر ترمیم و اضافہ کے ساتھ اب اسے کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔  
 استاذِ محترم مستقبلِ قریب میں اس موضوع پر ایک تفصیلی کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔  
 (ان شاء اللہ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور صحت و عافیت دے تاکہ کئی  
 ایسے ارادوں کی تکمیل ہو سکے۔ (آمین)

حافظ ندیم ظہیر

معاون مدیر ماہنامہ ”الحدیث“ حضور

(۲۴/۹/۲۰۰۶ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## وضو کا طریقہ

۱: وضو کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھیں۔

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (( لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَیْہِ ))

جو شخص وضو (کے شروع) میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہے۔ ❁

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: (( تَوَضَّؤْا بِسْمِ اللّٰهِ )) وضو کرو: بِسْمِ اللّٰهِ ❁

۲: وضو (پاک) پانی سے کریں۔ ❁

۳: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

(( لَوْ لَا اَنَّ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ عَلٰی النَّاسِ لَا مَرْتَبَهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ کُلِّ صَلَاةٍ ))

اگر مجھے میری امت کے لوگوں کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ❁

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رات کو اٹھ کر مسواک کی اور وضو کیا۔ ❁

❁ ابن ماجہ: ۳۹۷ وسندہ حسن، ورواہ الحاکم فی المستدرک ۱/۱۴۷

❁ النسائی: ۱/۶۱۸ ح ۷۸۷ وسندہ صحیح، وابن خزیمہ فی صحیحہ ۲/۴۷۱ ح ۴۴۱ و ابن حبان فی صحیحہ (الاحسان: ۱۰/۶۵۱۰/۶۵۴۳)

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾

پس اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ (النساء: ۴۳، المائدہ: ۶)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گرم پانی سے وضو کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۵۱ ح ۲۵۶ وسندہ صحیح)

لہذا معلوم ہوا کہ گرم پانی سے بھی وضو کرنا جائز ہے۔ [تنبیہ: نبیذ، شربت اور دودھ وغیرہ سے وضو کرنا جائز نہیں ہے]

- ۴: پہلے اپنی دونوں ہتھیلیاں تین دفعہ دھوئیں۔ ❁
- ۵: پھر تین دفعہ کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں۔ ❁
- ۶: پھر تین دفعہ اپنا چہرہ دھوئیں۔ ❁
- ۷: پھر تین دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئیں۔ ❁
- ۸: پھر (پورے) سر کا مسح کریں۔ ❁
- اپنے دونوں ہاتھوں سے مسح کریں، سر کے شروع حصے سے ابتدا کر کے گردن کے پچھلے حصے تک لے جائیں اور وہاں سے واپس شروع والے حصے تک لے آئیں۔ ❁
- سر کا مسح ایک بار کریں۔ ❁

❁ البخاری: ۱۵۹، مسلم: ۲۲۶ ☆ میمون تابعی رحمہ اللہ جب وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۳۹۱ ح ۴۲۵ و سندہ صحیح)

استنجاء کے لئے جاتے ہوئے اذکار والی انگوٹھی کا اتارنا ثابت نہیں ہے، اس سلسلے میں مروی حدیث ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے سنن ابی داؤد (۱۹) تحقیقی

❁ البخاری: ۱۵۹، مسلم: ۲۲۶/بہتر یہی ہے کہ ایک ہی چلو سے کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں جیسا کہ صحیح بخاری (۱۹۱) و صحیح مسلم (۲۳۵) سے ثابت ہے۔ تاہم اگر کلی علیحدہ اور ناک میں پانی علیحدہ ڈالیں تو بھی جائز ہے۔  
(دیکھئے التاریخ الکبیر لابن ابی خثیمہ ص ۵۸۸ ح ۱۴۱۰ و سندہ حسن)

❁ البخاری: ۱۵۹، مسلم: ۲۲۶ ❁ البخاری: ۱۵۹، مسلم: ۲۲۶ / اگر با وضو ہو کر سر پر عمامہ باندھا ہو تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں اس پر مسح جائز ہے، بشرطیکہ اسے کھولا نہ ہو۔ دیکھئے صحیح بخاری (۲۰۵)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ عمامے پر مسح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۲۲ ح ۲۲۲ و سندہ حسن)  
سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ٹوپی پر مسح کیا۔ (التاریخ الکبیر للبخاری ۱/۴۲۸ و سندہ صحیح)

❁ البخاری: ۱۵۹، مسلم: ۲۲۶ ❁ البخاری: ۱۸۵، مسلم: ۲۳۵ ❁ ابوداؤد: ۱۱۱ و سندہ صحیح

بعض روایتوں میں سر کے تین دفعہ مسح کا ذکر بھی آیا ہے۔ مثلاً دیکھئے سنن ابی داؤد: ۱۰۷، ۱۱۰ و حدیث حسن

پھر دونوں کانوں کے اندر اور باہر کا ایک دفعہ مسح کریں۔ ❁

۹: پھر اپنے دونوں پاؤں، ٹخنوں تک تین تین بار دھوئیں۔ ❁

۱۰: وضو کے دوران میں (ہاتھوں اور پاؤں کی) انگلیوں کا خلال کرنا چاہئے۔ ❁

۱۱: داڑھی کا خلال بھی کرنا چاہئے۔ ❁

تنبیہ: وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا بھی ثابت ہے۔ (سنن ابی داؤد: ۱۶۶ وھو حدیث حسن لذاتہ) یہ شک اور وسوسے کو زائل کرنے کا بہترین حل ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۶۷/۱)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو شہادت والی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالتے (اور ان کے ساتھ دونوں کانوں کے) اندرونی حصوں کا مسح کرتے اور انگوٹھوں کے ساتھ باہر والے حصے پر مسح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۸۱/۱ ح ۷۳۱ و سندہ صحیح)

تنبیہ: سر اور کانوں کے مسح کے بعد، اٹلے ہاتھوں کے ساتھ گردن کے مسح کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

❁ البخاری: ۱۵۹، و مسلم: ۲۲۶

اگر پاؤں میں چمڑے کے موزے ہوں، جور بین مجلدین اور جور بین مععلین ہوں یا جرابیں ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ جرابوں پر مسح سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ دیکھئے الاوسط لابن المنذر (۳۶۲/۱ و سندہ صحیح) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱۸۸/۱، ۱۸۹)

تنبیہ: تشبیک (انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا) بذاتِ خود جائز ہے لیکن وضو کر کے مسجد جاتے ہوئے تشبیک منع ہے۔ (دیکھئے سنن ابی داؤد: ۵۶۲ و سندہ حسن)

❁ ابوداؤد: ۱۴۲ و سندہ حسن [الترمذی: ۳۹ و قال: ”ھذا حدیث حسن غریب“]

❁ الترمذی: ۳۱ و قال: ”ھذا حدیث حسن صحیح“ اس کی سند حسن ہے۔

☆ جس شخص کا ازراٹخنوں سے نیچے ہو، اسے دوبارہ وضو کرنا چاہئے۔

دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲۳۲/۲ و سندہ حسن)

۱۲: وضو کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھیں:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ ❁

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ  
إِلَيْكَ ❁

۱۳: وضو کے بعض نواقض (وضو توڑنے والے عوامل) درج ذیل ہیں:

پیشاب، پاخانہ، نیند (سنن الترمذی: ۳۵۳۵ وقال: ”حسن صحیح“ وهو حدیث حسن) مذی (صحیح بخاری: ۱۳۲) صحیح مسلم: ۳۰۳) شرمگاہ کو ہاتھ لگانا (سنن ابی داؤد: ۱۸۱ صحیح الترمذی: ۸۲ وهو حدیث صحیح) اونٹ کا گوشت کھانا (صحیح مسلم: ۳۶۰)

اور (سبیلین سے) ہوا (رتح) کا خارج ہونا (ابوداؤد: ۲۰۵ وسندہ حسن)

❁ مسلم: ب: ۲۳۴/۱۷ ☆ تنبیہ: سنن الترمذی (۵۵) کی ضعیف روایت میں ”اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين“ کا اضافہ موجود ہے لیکن یہ سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، ابوداؤد ریس الخولانی اور ابو عثمان (سعید بن ہانی رمسند الفاروق لابن کثیر ۱۱۱) دونوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا، دیکھئے میری کتاب ”انوار الصحیفة فی الاحادیث الضعیفة“ (ت: ۵۵)

وضو کے بعد آسمان کی طرف چہرہ یا انگلی اٹھا کر اشارہ کرنے کا صحیح حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد والی روایت (۱۷۰) ابن عمر زہرہ کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

وضو کے دوران میں دعائیں پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

❁ السنن الکبریٰ للامام النسائی: ج ۹۹۰۹، عمل الیوم واللیلۃ: ج ۸۰ وسندہ صحیح، اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ (مستدرک الحاکم: ۲۰۷۲ ج ۲۰) حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: ”هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ“ (نتائج الافکار: ۲۴۵/۱)

تنبیہ: غسلِ جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے استنجاء کریں پھر (سر کے مسح اور پاؤں دھونے کے علاوہ) مسنون وضو کریں اور پھر سارے جسم پر اس طرح پانی بہالیں کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے اور آخر میں پاؤں دھولیں۔

# صحیح نمازِ نبوی

## تکبیرِ تحریمہ سے سلام تک

- ۱ : رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ (کعبہ) کی طرف رخ کرتے، رفع الیدین کرتے اور فرماتے: اللہ اکبر ❁
- اور فرماتے: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ ❁
- ۲ : آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے ❁
- یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے ❁
- لہذا دونوں طرح جائز ہے لیکن زیادہ حدیثوں میں کندھوں تک رفع الیدین کرنے کا ثبوت ہے، یاد رہے کہ رفع الیدین کرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ کانوں کا پکڑنا یا چھونا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے۔ مردوں کا ہمیشہ کانوں تک اور عورتوں کا کندھوں تک رفع الیدین کرنے کی تخصیص کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

تنبیہ: نماز ہو، وضو یا غسل ہو یا کوئی عبادت نیت کرنا ضروری ہے کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری (۱) و صحیح مسلم (۱۹۰۷) یاد رہے کہ زبان سے نماز یا وضو کی نیت ثابت نہیں ہے۔

❁ ابن ماجہ: ۸۰۳ و سندہ صحیح، صحیح الترمذی: ۳۰۴ و ابن حبان، الاحسان: ۱۸۶۲ و ابن خزیمہ: ۵۸۷

اس کے راوی عبد الحمید بن جعفر جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ و صحیح الحدیث ہیں، دیکھئے نصب الرایہ (۳۴۴/۱)

ان پر جرح مردود ہے۔ محمد بن عمرو بن عطاء ثقہ ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۶۱۸۷)

محمد بن عمرو بن عطاء کا ابو حمید الساعدی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مجلس میں شامل ہونا ثابت ہے،

دیکھئے صحیح البخاری (۸۲۸) لہذا یہ روایت متصل ہے۔ البحر الزخار (۲/۱۶۸ ج ۵۳۶) میں اس کا ایک شاہد بھی

ہے جس کے بارے میں ابن الملقن نے کہا: ”صحیح علی شرط مسلم“ (البر للمنیہ ۳/۳۵۶)

❁ البخاری: ۵۷۷، مسلم: ۳۹۷/۲۵، ❁ البخاری: ۴۳۶، مسلم: ۳۹۰ ❁ مسلم: ۳۹۱/۲۵، ۲۶

☆ حالت نماز میں نظر جھکالیں۔ دیکھئے نصب الرایہ (۴۱۶/۱) اور نور العینین (طبع جدید ص ۱۹۵، ۱۹۶)

۳: آپ ﷺ (انگلیاں) پھیلا کر رفع یدین کرتے تھے ❁

۴: آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھتے تھے۔ ❁

لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔ ❁

ذراع: کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک ہوتا ہے۔ (القاموس الوحید ص ۵۶۸)  
سیدنا واکل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی، کلائی اور ساعد پر رکھا۔ ❁

ساعد: کہنی سے ہتھیلی تک کا حصہ (ہے) دیکھئے القاموس الوحید (ص ۷۶۹)  
اگر ہاتھ پوری ذراع (ہتھیلی، کلائی اور ہتھیلی سے کہنی تک) پر رکھا جائے تو خود بخود ناف سے اوپر اور سینے پر آجاتا ہے۔

۵: رسول اللہ ﷺ تکبیر (تحریمہ) اور قراءت کے درمیان درج ذیل دعا (سر اٰلِ عِزِّیْ بَغِیْرِ جِهْرِکَ) پڑھتے تھے: ((اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقِي الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبُرْدِ)) ❁

❁ ابوداؤد: ۵۳، وسندہ صحیح، وصحیح ابن خزیمہ: ۴۵۹، وابن حبان، الاحسان: ۷۷۷، والحاکم: ۲۳۴، ووافقه الذہبی

❁ احمد فی مسندہ ۲۲۶/۵ ح ۲۲۳۱۳، وسندہ حسن، وعنه ابن الجوزی فی التحقيق: ۲۸۳ ح ۴۷۷، دوسرا نسخہ:

۳۳۸ ح ۳۳۴ ❁ البخاری: ۴۰، وموطأ امام مالک: ۱۵۹ ح ۳۷۷

❁ ابوداؤد: ۷۲، وسندہ صحیح، النسائی: ۸۹۰، وصحیح ابن خزیمہ: ۴۸۰، وابن حبان: ۱۸۵۷

تنبیہ: مردوں کا ناف سے نیچے اور صرف عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنا (یہ تخصیص) کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ نیز دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۱۳ ص ۱۹ ❁ البخاری: ۷۴، مسلم: ۵۹۸/۱۴۷

درج بالا دعا کا ترجمہ: اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دُوری بنا دے جیسا کہ مشرق و مغرب کے درمیان دُوری ہے، اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح (پاک) صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے (پاک و) صاف ہوتا ہے، اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال (معاف کر دے۔)

درج ذیل دعا بھی آپ ﷺ سے ثابت ہے:

(( سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ

غَيْرُكَ )) ❁

ثابت شدہ دعاؤں میں سے جو دعا بھی پڑھ لی جائے، بہتر ہے۔

۶: اس کے بعد آپ ﷺ درج ذیل دعا پڑھتے تھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَنَفْحِهِ وَنَفْثِهِ ❁

۷: آپ ﷺ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔ ❁

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سر آیا جہر اُپڑھنا دونوں طرح جائز ہے لیکن کثرتِ دلائل کی رو

سے عام طور پر سر اُپڑھنا بہتر ہے۔ ❁

اس مسئلے میں سختی نہیں کرنی چاہئے۔

❁ ابوداؤد: ۷۷۵ وسندہ حسن، النسائی: ۹۰۰، ۹۰۱، ابن ماجہ: ۸۰۴، الترمذی: ۲۴۲، وأعل بما لا یقبح و صحیح الحاكم:

۲۳۵۶ ووافقه الذہبی۔ ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے، اور تیری تعریف کے ساتھ، تیرا نام برکتوں والا ہے اور

تیری شان بلند ہے تیرے سوا دوسرا کوئی الہ (معبود برحق) نہیں ہے۔ ❁ ابوداؤد: ۷۷۵ وسندہ حسن

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا بھی جائز ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری (۶۱۱۵) صحیح مسلم (۲۶۱۰)، دارالسلام:

(۶۶۴۶) اور کتاب الام لمام الشافعی (۱۰۷/۱)

❁ النسائی: ۹۰۶، وسندہ صحیح، صحیح ابن خزیمہ: ۴۹۹ وابن حبان: الاحسان: ۱۷۹۴، والحاکم علی شرط الشيخین:

۲۳۲/۱ ووافقه الذہبی۔ ☆ تنبیہ: اس روایت کے راوی سعید بن ابی ہلال نے یہ حدیث اختلاف سے پہلے بیان

کی ہے، خالد بن یزید کی سعید بن ابی ہلال سے روایت صحیح بخاری (۱۳۶) صحیح مسلم (۱۹۷۷/۴۲) میں موجود ہے۔

❁ ”جہراً“ کے جواز کے لئے دیکھئے النسائی: ۹۰۶، وسندہ صحیح، ”سراً“ کے جواز کے لئے دیکھئے صحیح ابن خزیمہ:

۴۹۵ وسندہ حسن، صحیح ابن حبان، الاحسان: ۱۷۹۶، وسندہ صحیح۔

۸: پھر آپ ﷺ سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ ❊

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝  
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ  
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

سورہ فاتحہ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے اور ہر آیت پر وقف کرتے تھے۔ ❊  
آپ ﷺ فرماتے تھے: (( لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ))  
جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی (صحیح البخاری: ۷۵۶)

اور فرماتے: (( كُلُّ صَلَوةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ ))  
ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے، ناقص ہے۔ [ابن ماجہ: ۸۴۱ و سندہ حسن]

۹: پھر آپ ﷺ آمین کہتے تھے ❊، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں  
نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا، پھر  
جب آپ نے ولا الضالین (جہراً) کہی تو آمین (جہراً) کہی ❊ اس حدیث سے معلوم ہوا  
کہ جہری نماز میں (امام اور مقتدیوں کو) آمین جہراً کہنی چاہیے۔ ☆

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے: (( وخفض بها صوته ))

اور آپ ﷺ نے اس (آمین) کے ساتھ اپنی آواز پست رکھی۔ ❊

❊ النسائی: ۹۰۶، و سندہ صحیح دیکھئے حاشیہ سابقہ: ۳ ☆ سورہ فاتحہ کا ترجمہ: سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے  
لئے ہیں، جو رحمن و رحیم ہے، یوم جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد  
مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر  
غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہیں۔ ❊ ابوداؤد: ۴۰۰۱، الترمذی: ۲۹۲۷ وقال: ”غریب“ و صحیح الحاكم علی شرط  
الشیخین (۲۳۲/۲) ووافقه الذہبی و سندہ ضعیف و له شاهد قوی فی مسند احمد: ۲۸۸/۶ ح ۲۷۰۰۳ و سندہ حسن  
والحدیث بہ حسن ❊ النسائی: ۹۰۶، و سندہ صحیح، نیز دیکھئے فقرہ: ۷ حاشیہ: ۳ ❊ ابن حبان الاحسان:  
۱۸۰۲، و سندہ صحیح ☆ ایک روایت میں آیا ہے کہ ”فجھر بآمین“ پس آپ ﷺ نے آمین بالجہر کہی۔ ابوداؤد:  
۹۳۳ و سندہ حسن ❊ احمد: ۳۱۶/۴ ح ۱۹۰۲۸، و رجالہ ثقات و هو معلول و أعلہ البخاری وغیرہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سری نماز میں آمین سرّاً کہنی چاہیے، سری نمازوں میں آمین سرّاً کہنے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ والحمد للہ

۱۰: پھر آپ ﷺ سورت سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے۔ ❁

۱۱: آپ ﷺ نے فرمایا: پھر سورۃ فاتحہ پڑھو اور جو اللہ چاہے پڑھو۔ ❁

نبی ﷺ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھتے تھے۔ ❁

اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ ❁

آپ ﷺ قراءت کے بعد رکوع سے پہلے سکتے کرتے تھے۔ ❁

۱۲: پھر آپ ﷺ رکوع کے لئے تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ ❁

۱۳: آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ ❁

آپ (عند الرکوع وبعده) رفع یدین کرتے پھر (اس کے بعد) تکبیر کہتے۔ ❁

❁ مسلم: ۴۰۰/۵۳ قال رسول اللہ ﷺ: (( أنزلت علي أنفا سورة ، فقراً بسم الله الرحمن الرحيم إنا أعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر إن شانئك هو الأبتور )) سيدنا معاوية بن ابى سفيان رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھی تو مہاجرین و انصاریت ناراض ہوئے تھے۔ اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ سورت سے پہلے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے، رواہ الشافعی (اللام: ۱۰۸۱) صحیح الحاكم علی شرط مسلم (۲۳۳/۲) ووافقه الذہبی۔ اس کی سند حسن ہے۔

❁ ابوداؤد: ۸۵۹، وسندہ حسن ❁ البخاری: ۷۶۲ و مسلم: ۴۵۱ ❁ البخاری: ۷۷۶، مسلم: ۴۵۱/۱۵۵

آخری دو رکعتوں میں کوئی سورت ملانا بھی جائز ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۴۵۲) اور یہی کتاب ص ۲۴ فقرہ: ۲۸ حاشیہ: ۶

❁ ابوداؤد: ۷۷۷، ۷۷۸، ابن ماجہ: ۸۴۵ وھو حدیث صحیح/حسن بصری مدلس ہیں (طبقات المدلسین تحقیقی: ۲/۲۰)

لیکن ان کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا سے حدیث صحیح ہوتی ہے اگرچہ تصریح سماع نہ بھی ہو کیونکہ وہ سمرہ رضی اللہ عنہا کی

کتاب سے روایت کرتے تھے، نیز دیکھئے نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داؤد: ۳۵۴

تنبیہ: اگر سورت فاتحہ رگئی ہو تو اس سکتے میں پڑھ لیں۔ دیکھئے نصر الباری فی تحقیق جزء القراءۃ للبخاری (۲/۷۷۷،

(۲۷۵)

❁ البخاری: ۷۸۹، مسلم: ۳۹۲/۲۸ ❁ البخاری: ۷۳۸، مسلم: ۳۹۰/۲۲ ❁ مسلم: ۳۹۰/۲۲

اگر پہلے تکبیر اور بعد میں رفع یدین کر لیا جائے تو یہ بھی جائز ہے، ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے۔ ❁

۱۴: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنے، مضبوطی سے پکڑتے پھر اپنی کمر جھکاتے (اور برابر کرتے) ❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر نہ تو (پیٹھ سے) اونچا ہوتا اور نہ نیچا (بلکہ برابر ہوتا تھا) ❁

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے، پھر اعتدال (سے رکوع) کرتے۔ نہ تو سر (بہت) جھکاتے اور نہ اسے (بہت) بلند کرتے ❁ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک آپ کی پیٹھ کی سیدھ میں بالکل برابر ہوتا تھا۔

۱۵: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے گویا کہ آپ نے انھیں پکڑ رکھا ہے اور دونوں ہاتھ کمان کی ڈوری کی طرح تان کر اپنے پہلوؤں سے دور رکھے۔ ❁

۱۶: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں: **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** کہتے (رہتے) تھے۔ ❁  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے کہ یہ (دعا) رکوع میں پڑھیں۔ ❁  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع میں یہ دعائیں بھی ثابت ہیں:

❁ ابوداؤد: ۷۳۰ و سندہ صحیح، نیز دیکھئے فقرہ: احاشیہ: ۱ ❁ البخاری: ۸۲۸ ❁ مسلم: ۲۴۰/۲۹۸

❁ ابوداؤد: ۷۳۰ و سندہ صحیح

❁ ابوداؤد: ۷۳۲، و سندہ حسن، وقال الترمذی (۲۶۰): ”حدیث حسن صحیح“ و صحیح ابن خزیمہ: ۶۸۹ و ابن حبان، الاحسان: ۱۸۶۸ ☆ تنبیہ: فلیح بن سلیمان صحیحین کے راوی ہیں اور حسن الحدیث ہیں، جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، لہذا یہ روایت حسن لذاتہ ہے، فلیح مذکور پر جرح مردود ہے۔ والحمد للہ

❁ مسلم: ۷۷۲، و لفظ: ”ثم ركع فجعل يقول: سبحان ربي العظيم، فكان ركوعه نحواً من قيامه“

❁ ابوداؤد: ۸۶۹ و سندہ صحیح، ابن ماجہ: ۸۸۷ و صحیح ابن خزیمہ: ۶۰۱، ۶۷۰ و ابن حبان، الاحسان: ۱۸۹۵ و الحاکم:

۱/۲۲۵/۲۷۷) و اختلف قول الذهبي فيه، ميمون بن مهران (تابعی) اور زہری (تابعی) فرماتے ہیں

کہ رکوع و سجود میں تین تسبیحات سے کم نہیں پڑھنی چاہئیں (ابن ابی شیبہ فی المصنف ۱/۲۵۰ ح ۲۵۷ و سندہ حسن)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي \* یہ دعا آپ کثرت سے پڑھتے تھے۔

وَسُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ \*

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ \*

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي  
وَمِنْخِي وَعَظْمِي وَعَصْبِي \*

ان دعاؤں میں سے کوئی دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے، ان دعاؤں کا ایک ہی رکوع یا سجدے میں جمع کرنا اور اکٹھا پڑھنا کسی صریح دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

تاہم حالتِ تشہد (( ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو )) (البخاری: ۸۳۵، واللفظ له، مسلم: ۴۰۲) کی عام دلیل سے ان دعاؤں کا جمع کرنا بھی جائز ہے۔ ☆ واللہ اعلم

۱۷: ایک شخص نماز صحیح نہیں پڑھتا تھا، آپ ﷺ نے اسے نماز کا طریقہ سکھانے کے لئے فرمایا: ”جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پورا وضو کر، پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ پھر قرآن سے جو میسر ہو (سورہ فاتحہ) پڑھ، پھر اطمینان سے رکوع کر، پھر اٹھ کر (اطمینان سے) برابر کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر، پھر اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ جا، پھر اطمینان سے (دوسرا) سجدہ کر، پھر (دوسرے سجدے سے) اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ جا، پھر اپنی ساری نماز (کی ساری رکعتوں) میں اسی طرح کر۔ \*

\* البخاری: ۷۹۴، ۸۱۷، مسلم: ۴۸۴

\* مسلم: ۴۸۷

\* مسلم: ۴۸۵

\* مسلم: ۷۷۱

\* البخاری: ۶۲۵۱

☆ نیز دیکھئے فقرہ: ۲۵

۱۸: جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہتے تھے ❀ ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہنا بھی صحیح اور ثابت ہے۔ ❀

رکوع کے بعد درج ذیل دعائیں بھی ثابت ہیں:

اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ❀ - اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ  
وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ❀ اَهْلَ الشَّانِ وَالْمَجْدِ  
لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ  
الْجَدُّ ❀ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ❀

۱۹: رکوع کے بعد قیام میں ہاتھ باندھنے چاہئیں یا نہیں، اس مسئلے میں صراحت سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے لہذا دونوں طرح عمل جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ قیام میں ہاتھ نہ باندھے جائیں۔ ❀

۲۰: پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (یا کہتے ہوئے) سجدے کے لئے جھکتے ❀

❀ البخاری: ۴۳۵، راجح یہی ہے کہ امام مقتدی اور مفرد سب ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ پڑھیں۔ (سنن الدارقطنی ۳۳۹/۱، ۳۳۰، ۳۲۰، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، وسندہ حسن) محمد بن سیرین اس کے قائل تھے کہ مقتدی بھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۲۵۳/۱، ۲۶۰، وسندہ صحیح)

❀ البخاری: ۸۹، بعض اوقات ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ جہر کہنا بھی جائز ہے، عبدالرحمن بن ہرمل الاعرج سے روایت ہے کہ ”سمعت ابا هريرة يرفع صوته باللهم ربنا ولك الحمد“ یعنی میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اونچی آواز کے ساتھ ”اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۲۸/۱، ۲۵۵، وسندہ صحیح)

❀ البخاری: ۹۶، ۴۷۶، مسلم: ۲۷۶، ❀ مسلم: ۲۷۸، ❀ البخاری: ۹۹،

❀ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں یا چھوڑ دینے چاہئیں تو انھوں نے فرمایا: ”أرجو أن لا يضيق ذلك إن شاء الله“ مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس میں کوئی تنگی نہیں ہے۔  
(مسائل احمد: روایت صحیح بن احمد بن حنبل: ۶۱۵) ❀ البخاری: ۸۰۳، مسلم: ۳۹۲/۲۸

۲۱: آپ ﷺ نے فرمایا: (( إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْرُكُ كَمَا يَسْرُكُ الْبَعِيرُ وَيَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ )) جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے (بلکہ) اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھے، آپ ﷺ کا عمل بھی اسی کے مطابق تھا۔ ❁

۲۲: آپ ﷺ سجدے میں ناک اور پیشانی، زمین پر (خوب) جما کر رکھتے، اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو (بغلوں) سے دور کرتے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر (زمین) پر رکھتے۔ ❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا۔“ ❁

۲۳: سجدے میں آپ ﷺ اپنے دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں سے ہٹا کر رکھتے تھے۔ ❁ آپ ﷺ سجدے میں اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے، نہ تو انھیں بچھاتے اور نہ (بہت) سمیٹتے، اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے۔ ❁ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔ ❁

آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ”سجدے میں اعتدال کرو، کتے کی طرح بازو نہ بچھاؤ۔“ ❁

❁ ابوداؤد: ۸۴۰ و سندہ صحیح علی شرط مسلم، النسائی: ۱۰۹۲، وسندہ حسن/سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے (بخاری قبل حدیث: ۸۰۳) اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے (صحیح ابن خزیمہ: ۶۲۷ و سندہ حسن، صحیح الحاكم علی شرط مسلم: ۲۲۶/۱ و وافقہ الذہبی) جس روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھتے تھے (ابوداؤد: ۸۳۸ وغیرہ) شریک بن عبداللہ القاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں، ابو قلابہ (تابعی) سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنے لگاتے تھے اور حسن بصری (تابعی) پہلے ہاتھ لگاتے تھے (ابن ابی شیبہ: ۲۶۳/۱ ح ۲۷۰۸ و سندہ صحیح) محمد بن سیرین (تابعی) بھی پہلے گھٹنے لگاتے تھے (ابن ابی شیبہ: ۲۶۳/۱ ح ۲۷۰۹ و سندہ صحیح) دلائل کی رو سے راجح اور بہتر یہی ہے کہ پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے لگائے جائیں۔ ❁ ابوداؤد: ۷۳۴، وسندہ حسن، نیز دیکھئے فقرہ: ۱۵ حاشیہ: ۵

❁ ابوداؤد: ۲۶ و سندہ صحیح، النسائی: ۸۹۰ و صحیح ابن خزیمہ: ۶۴۱ و ابن حبان، الاحسان: ۱۸۵۷، نیز دیکھئے فقرہ: ۴

حاشیہ: ۴ ❁ ابوداؤد: ۷۳۰ و سندہ صحیح دیکھئے فقرہ: ۱۴ حاشیہ: ۴ ❁ البخاری: ۸۲۸

❁ البخاری: ۳۹۰، مسلم: ۲۹۵ ❁ البخاری: ۸۲۲، مسلم: ۲۹۳، اس حکم میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں۔

لہذا عورتوں کو بھی چاہئے کہ سجدے میں اپنے بازو نہ پھیلائیں۔

آپ ﷺ فرماتے تھے: ”مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پیشانی ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے پنجے“ ❁

آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ”جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو سات اطراف (اعضاء) اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں، چہرہ، ہتھیلیاں، دو گھٹنے اور دو پاؤں ❁ معلوم ہوا کہ سجدے میں ناک، پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کا زمین پر لگانا ضروری (فرض) ہے۔ ایک روایت میں ہے: ((لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أُنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ)) جو شخص (نماز میں) اپنی ناک، زمین پر نہ رکھے اس کی نماز نہیں ہوتی ❁

۲۴: آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ ❁

۲۵: سجدے میں بندہ اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے لہذا سجدے میں خوب دعا کرنی چاہئے ❁ سجدے میں درج ذیل دعائیں پڑھنا ثابت ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ❁ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ❁ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ❁

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ❁  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّةً وَجِلَّةً، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَاطَانِيَّتَهُ وَسِرَّهُ ❁  
اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ❁

❁ البخاری: ۸۱۲، مسلم: ۴۹۰ ❁ الدر القطنی فی سننہ: ۱/۳۲۸ ح ۳۰۳ ۱۳۰۳ مر فوعاً وسندہ حسن ❁ مسلم: ۴۹۶، یعنی آپ ﷺ اپنے سینے اور پیٹ کو زمین سے بلند رکھتے تھے، عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ ❁ مسلم: ۴۸۲

❁ مسلم: ۷۷۲ ❁ البخاری: ۷۹۴، ۸۱۷، مسلم: ۴۸۴ ❁ مسلم: ۴۸۷ ❁ مسلم: ۴۸۵

❁ مسلم: ۴۸۳ ❁ مسلم: ۷۷۱ (جو دعا با سند صحیح ثابت ہو جائے سجدے میں اس کا پڑھنا افضل ہے،

رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے دیکھئے صحیح مسلم: ۴۷۹، ۴۸۰)

۲۶: آپ ﷺ سجدے کو جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❁

۲۷: آپ ﷺ سجدے کی حالت میں اپنے دونوں پاؤں کی ایڑیاں ملا دیتے تھے اور

ان کا رخ قبلے کی طرف ہوتا تھا۔ ❁

سجدے میں آپ اپنے دونوں قدم کھڑے رکھتے تھے۔ ❁

۲۸: آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر سجدے سے اٹھتے۔ ❁ آپ ﷺ اللہ اکبر

کہہ کر سجدے سے سر اٹھاتے اور اپنا بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ ❁

آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے (بخاری: ۷۳۸، مسلم:

۳۹۰/۲۲) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں (نبی ﷺ کی) سنت یہ ہے

کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں بچھا دیا جائے۔ ❁

۲۹: آپ ﷺ سجدے سے اٹھ کر (جلسے میں) تھوڑی دیر بیٹھے رہتے۔ ❁

حتیٰ کہ بعض کہنے والا کہہ دیتا: ”آپ بھول گئے ہیں۔“ ❁

۳۰: آپ جلسے میں یہ دعا پڑھتے تھے: (( رَبِّ اغْفِرْ لِي ، رَبِّ اغْفِرْ لِي )) ❁

❁ البخاری: ۷۳۸، البیہقی: ۱۱۶/۲، وسندہ صحیح و صحیح ابن خزیمہ: ۶۵۴، وابن حبان، الاحسان: ۱۹۳۰، والحاکم

(۲۲۹، ۲۲۸/۱) علی شرط الشيخین ووافقہ الذہبی ❁ مسلم: ۴۸۶، مع شرح النووی

❁ البخاری: ۷۸۹، مسلم: ۳۹۲، ابوداؤد: ۷۳۰، وسندہ صحیح ❁ البخاری: ۸۲۷، البخاری: ۸۱۸

❁ البخاری: ۸۲۱، مسلم: ۴۷۲، ابوداؤد: ۸۷۴، وهو حدیث صحیح، النسائی: ۱۰۷۰، اس روایت میں رجل

من بنی عبس سے مراد: صلہ بن زفر ہے دیکھئے مسند الطیالسی (۴۱۶) ابو حمزہ مولیٰ الانصار سے مراد: طلحہ بن یزید ہے

دیکھئے تحفۃ الاشراف (۳/۵۸۸، ۳۳۹۵) وتقربیب التہذیب (تحت رقم: ۸۰۶۳) جلسہ میں تشہد کی طرح اشارہ،

جس روایت میں آیا ہے (مسند احمد: ۴/۳۱۷، ۱۹۰۶۳) اس کی سند سفیان (الثوری) کی تدلیس (عنعنہ) کی وجہ

سے ضعیف ہے، حافظ ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”وأما المدلسون الذين هم ثقات وعدول فإننا لا

نحتج بأخبارهم إلا ما بينوا السماع فيما رووا مثل الثوري و الأعمش وأبي إسحاق

وأضرابهم من الأئمة المتقين....“ مدلسین جو ثقہ و عادل ہیں ہم ان کی صرف انھی روایات سے حجت

پکڑتے ہیں جن میں انھوں نے سماع کی تصریح کی ہے مثلاً (سفیان) ثوری، اعمش، ابواسحاق اور ان جیسے دوسرے

صاحب تقویٰ (صاحب اتقان) ائمہ (صحیح ابن حبان، الاحسان مع تحقیق شعیب الأرناؤوط ج ۱ ص ۱۶۱) سفیان الثوری کو

حاکم نیشاپوری نے (مدلسین کی) تیسری قسم (طبقہ ثالثہ) میں ذکر کیا ہے (دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶) =

۲۱: پھر آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (دوسرا) سجدہ کرتے۔ ❁

آپ ﷺ سجدے میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❁

آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❁

سجدے میں آپ ﷺ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے۔ ❁

دیگر دعاؤں کے لئے دیکھئے فقرہ: ۲۵

۲۲: پھر آپ ﷺ تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (دوسرے) سجدے سے سر اٹھاتے ❁

سجدے سے اٹھتے وقت آپ ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❁

۲۳: آپ ﷺ جب طاق (پہلی یا تیسری) رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو

بیٹھ جاتے تھے۔ ❁ دوسرے سجدے سے آپ ﷺ جب اٹھتے تو بائیں پاؤں بچھا کر

اس پر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی۔ ❁

۳۴: ایک رکعت مکمل ہو گئی، اب اگر آپ ایک وتر پڑھ رہے ہیں تو پھر تشہد، درود اور

دعائیں (جن کا ذکر آگے آ رہا ہے) پڑھ کر سلام پھیر لیں۔ ❁

= مکتول تابعی رحمہ اللہ دو سجدوں کے درمیان ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي“ پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۵۳۳ ج ۸۸۳۸، دوسرا نسخہ ۳/۶۳۴ ج ۸۹۲۲ واللفظ لہ وسندہ صحیح)

نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)) کی دعا سکھائی۔

(صحیح مسلم ۳۵/۲۶۹ وتر قیم دار السلام: ۶۸۵۰)

❁ البخاری: ۸۹، مسلم: ۳۹۲/۲۸، البخاری: ۴۲۸، مسلم: ۳۹۰/۲۱، سجدہ کرتے وقت، سجدے

سے سر اٹھاتے وقت اور سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنا ثابت نہیں ہے۔ ❁ مسلم: ۴۴۲

❁ البخاری: ۸۹، مسلم: ۳۹۲/۲۸، البخاری: ۴۲۸، مسلم: ۳۹۰/۲۲، البخاری: ۸۲۳

❁ ابوداؤد: ۳۰، وسندہ صحیح، آپ ﷺ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیتے تھے (صحیح البخاری: ۶۲۵۱)

نیز دیکھئے فقرہ ۱۷، اس سنت صحیحہ کے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔ ❁ دیکھئے تشہد = فقرہ: ۴۱، درود = فقرہ: ۴۲

دعائیں = فقرہ: ۴۹، ۵۰، سلام = فقرہ: ۵۰، ۵۱، ایک رکعت پر اگر سلام پھیرا جائے تو تورک کرنا بھی جائز ہے اور

نہ کرنا بھی، مگر بہتر یہی ہے کہ تورک کیا جائے ایک روایت میں ہے کہ ”حتیٰ إذا كانت السجدة التي فيها

التسليم آخر رجله اليسرى وقعد متورا كالأيسر“ ابوداؤد: ۳۰، وسندہ صحیح۔

۲۵: پھر آپ ﷺ زمین پر (دونوں ہاتھ رکھ کر) اعتماد کرتے ہوئے (دوسری رکعت کے لئے) اٹھ کھڑے ہوتے۔ ❊

۲۶: آپ ﷺ جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کرتے وقت سکتہ نہ کرتے تھے۔ ❊

سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر گزر چکا ہے۔ ❊  
 ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ❊ کی رو سے بسم اللہ سے پہلے ﴿أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ پڑھنا بھی جائز بلکہ بہتر ہے۔  
 رکعتِ اولیٰ میں جو تفصیل گزر چکی ہیں ❊ حدیث: ”پھر ساری نماز میں اسی طرح کر“ ❊ کی رو سے دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھنی چاہئے۔

۲۷: دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد (تشہد کے لئے) بیٹھ جانے کے بعد آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے۔ ❊  
 آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ترپن کا عدد (حلقہ) بناتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے ❊ یعنی اشارہ کرتے ہوئے دعا کرتے تھے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملاتے (حلقہ بناتے) اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ ❊  
 لہذا دونوں طرح عمل جائز ہے۔

❊ البخاری: ۸۲۳ و ابن خزیمہ فی صحیحہ: ۶۸۷، ازرق بن قیس (ثقہ/التقریب: ۳۰۲) سے روایت ہے کہ میں نے (عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں پر اعتماد کر کے کھڑے ہوئے۔  
 (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۹۵ ج ۳۹۶ و سندہ صحیح)

❊ مسلم: ۵۹۹، ابن خزیمہ: ۶۰۳، ابن حبان: ۱۹۳۳ ❊ دیکھئے فقرہ: ۷ و حاشیہ: ۳ ❊ النخل: ۹۸

❊ فقرہ: ۱ سے لے کر فقرہ: ۳۳ تک ❊ البخاری: ۶۲۵۱، نیز دیکھئے فقرہ: ۱۷ ❊ مسلم: ۵۷۹/۱۱۲

❊ مسلم: ۵۸۰/۱۱۵ ❊ مسلم: ۵۷۹/۱۱۳

۳۸: آپ ﷺ اپنی دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھتے تھے۔ ❊

آپ ﷺ اپنی دونوں ذراعیں ❊ اپنی رانوں پر رکھتے تھے ❊

۳۹: آپ ﷺ جب تشهد کے لئے بیٹھے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ ❊

آپ ﷺ انگلی اٹھادیتے، اس کے ساتھ تشهد میں دعا کرتے تھے۔ ❊

آپ ﷺ شہادت والی انگلی کو تھوڑا سا جھکا دیتے تھے۔ ❊

آپ ﷺ اپنی شہادت والی انگلی کو حرکت دیتے (ہلاتے) رہتے تھے۔ ❊

۴۰: آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو قبلہ رخ کرتے اور اسی کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ ❊

آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد والے (پہلے) تشهد، اور چار رکعتوں کے بعد والے (آخری)

تشہد، دونوں تشهدوں میں یہ اشارہ کرتے تھے۔ ❊

❊ ابوداؤد: ۷۲۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۱۲۶۶، النسائی: ۱۲۶۶، ابن خزیمہ: ۷۱۳، ابن حبان، الاحسان: ۱۸۵۷، ❊ ذراع کے

مفہوم کے لئے دیکھئے فقرہ ۴: ❊ النسائی: ۱۲۶۵، وصوحدیث صحیح بالشواہد ❊ مسلم: ۵۸۰/۱۱۵

❊ ابن ماجہ: ۹۱۲، وسندہ صحیح، ابن حبان، الاحسان: ۱۹۴۲، ❊ ابوداؤد: ۹۹۱، وسندہ حسن، ابن خزیمہ: ۷۱۶، ابن حبان

الاحسان: ۱۹۴۳، ❊ النسائی: ۱۲۶۹، وسندہ صحیح، ابن خزیمہ: ۷۱۴، ابن الجارود فی المنہجی: ۲۰۸، ابن حبان، الاحسان:

۱۸۵۷ ☆ تنبیہ: بعض لوگوں نے غلط فہمی کی وجہ سے یہ اعتراض کیا ہے کہ ”یَحْرُكُهَا“ کا لفظ شاذ ہے کیونکہ

اسے زائدہ بن قدامہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا، اس کا جواب یہ ہے کہ زائدہ بن قدامہ ثقہ ثبت، صاحب

سنۃ ہیں (التقریب: ۱۹۸۲) لہذا ان کی زیادت مقبول ہے اور دوسرے راویوں کا یہ لفظ ذکر نہ کرنا شذوذ کی دلیل

نہیں کیونکہ عدم ذکر فی دلیل نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ ”ولا یحرکھا“ والی روایت (ابوداؤد: ۹۸۹، النسائی:

۱۲۷۱) محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، دیکھئے میری کتاب ”أنوار الصحیفة فی الأحادیث

الضعیفة“ ص ۲۸ محمد بن عجلان مدلس ہیں (طبقات المدلسین: ۳۷۹۸/تحقیق الفتح المبین ص ۶۰، ۶۱)

❊ النسائی: ۱۱۶۱، وسندہ صحیح، ابن خزیمہ: ۷۱۹، ابن حبان، الاحسان: ۱۹۴۳، ☆ تنبیہ: یہ روایت اس متن کے

بغیر صحیح مسلم: ۵۸۰/۱۱۶ میں مختصراً موجود ہے۔ ❊ النسائی: ۱۱۶۲، وسندہ حسن ☆ تنبیہ: لالا اللہ پر انگلی اٹھانا اور

اللا اللہ پر رکھ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، بلکہ احادیث کے عموم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شروع سے آخر

تک، حلقہ بنا کر شہادت والی انگلی اٹھائی جائے، رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو (تشہد میں) دو انگلیوں

سے اشارہ کر رہا تھا تو آپ ﷺ فرمایا: ”أَحَدٌ أَحَدٌ“: صرف ایک انگلی سے اشارہ کرو (الترمذی: ۳۵۵۷=

۴۱: آپ ﷺ تشہد میں درج ذیل دعا (التحیات) سکھاتے تھے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ \* اَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ، اَشْهَدُ  
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ \*

۴۲: پھر آپ ﷺ درود پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ  
وَعَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى  
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ \*

۴۳: دو رکعتیں مکمل ہو گئیں، اب اگر دو رکعتوں والی نماز (مثلاً صلوٰۃ الفجر) ہے۔ تو دعا

پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار رکعتوں والی نماز ہے تو تکبیر کہہ کر  
کھڑے ہو جائیں۔ \*

= وقال: حسن، النسائي: ۱۲۷۳ وهو حديث صحيح) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شروع تشہد سے لے کر آخر تک شہادت  
والی انگلی اٹھائی رکھنی چاہئے۔ \* یہاں عليك سے مراد حاضر نہیں بلکہ غائب ہے، عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه  
فرماتے ہیں کہ ”جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم: ”اَلسَّلَامُ يَعْني عَلَي النَّبِيِّ ﷺ“ پڑھتے تھے  
(بخاری: ۶۲۶۵) صحابہ کرام رضي الله عنهم کا ”عليك“ کی جگہ ”علي“ پڑھنا اس کی زبردست دلیل ہے کہ  
”عليك“ سے مراد یہاں قطعاً حاضر نہیں ہے، یاد رہے کہ صحابہ کرام رضي الله عنهم اپنی روایتوں کو بعد والے لوگوں کی  
بہ نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ \* البخاری: ۱۲۰۲

☆ تنبیہ: اس مشہور ”التحیات“ کے علاوہ دوسرے جتنے صحیح و حسن احادیث سے یہاں پڑھنے ثابت  
ہیں (اس کے بدلے) اُن کا پڑھنا جائز اور موجبِ ثواب ہے۔ \* البخاری: ۳۳۷۰، البيهقي في السنن الكبرى  
۲/۲۸۵۶ پہلے تشہد میں درود پڑھنا انتہائی بہتر اور موجبِ ثواب ہے، عام دلائل میں ”قولوا“ کے  
ساتھ اس کا حکم آیا ہے کہ درود پڑھو، اس حکم میں آخری تشہد یا پہلے تشہد کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ نیز دیکھئے سنن  
النسائي (ج ۳ ص ۲۴۱ ح ۱۷۲۱) والسنن الكبرى (۲/۴۹۹، ۵۰۰ وسندہ صحیح) تاہم اگر کوئی شخص پہلے تشہد میں درود نہ  
پڑھے اور صرف التحیات پڑھ کر ہی کھڑا ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه نے التحیات (عبدہ  
ورسولہ تک) سکھا کر فرمایا: ”پھر اگر نماز کے درمیان (اول تشہد) میں ہو تو (اٹھ کر) کھڑا ہو جائے“ (مسند احمد:

۴۴: پھر جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو (اٹھتے وقت) تکبیر (اللہ اکبر) کہتے ❀ اور رفع یدین کرتے۔ ❀

۴۵: تیسری رکعت بھی دوسری رکعت کی طرح پڑھنی چاہئے، الا یہ کہ تیسری اور چوتھی (آخری دونوں) رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے اس کے ساتھ کوئی سورت وغیرہ نہیں ملانی چاہئے جیسا کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سے ثابت ہے۔ ❀

۴۶: اگر تین رکعتوں والی نماز (مثلاً صلوٰۃ المغرب) ہے تو تیسری رکعت مکمل کرنے کے بعد [دوسری رکعت کی طرح تشهد اور درود پڑھ لیا جائے اور دعا (جس کا ذکر آگے آ رہا ہے) پڑھ کر دونوں طرف] سلام پھیر دیا جائے۔ ❀

تیسری رکعت میں اگر سلام پھیرا جائے تو تورک کرنا چاہئے دیکھئے فقرہ: ۴۸

۴۷: اگر چار رکعتوں والی نماز ہے تو پھر دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر کھڑا ہو جائے۔ ❀

۴۸: چوتھی رکعت بھی تیسری رکعت کی طرح پڑھے۔ ❀ آپ ﷺ چوتھی رکعت میں تورک کرتے تھے (صحیح البخاری: ۸۲۸) تورک کا مطلب یہ ہے کہ ”نمازی کا دائیں کو لہے کو دائیں پیر پر اس طرح رکھنا کہ وہ کھڑا ہو، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، نیز بائیں کو لہے کو زمین پر ٹیکنا اور بائیں پیر کو پھیلا کر دائیں طرف نکالنا۔“ (القاموس الوحید ص ۱۸۴ نیز دیکھئے فقرہ: ۴۹)

= اگر دوسری رکعت پر سلام پھیرا جا رہا ہے تو تورک کرنا بہتر ہے اور نہ کرنا بھی جائز ہے دیکھئے فقرہ: ۳۴، حاشیہ: ۹ ❀ البخاری: ۷۸۹، ۸۰۳، مسلم: ۳۹۲، ۲۸ ❀ البخاری: ۷۳۹

☆ تنبیہ: یہ روایت بالکل صحیح ہے، اس پر بعض محدثین کی جرح مردود ہے، سنن ابی داؤد (۷۳۰ و سندہ صحیح) وغیرہ میں اس کے صحیح شواہد بھی ہیں۔ والحمد للہ نیز دیکھئے فقرہ: ۲ ص ۹

❀ اور اگر آخری دونوں رکعتوں میں سے ہر رکعت میں کوئی سورت پڑھ لی جائے تو جائز ہے۔ دیکھئے حاشیہ: ۶، اور دیکھئے فقرہ: ۱۱، حاشیہ: ۵

❀ دیکھئے البخاری: ۱۰۹۲ ❀ دیکھئے فقرہ: ۳۳

❀ یعنی صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھے، تاہم تیسری اور چوتھی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت پڑھنا بھی جائز ہے جیسا کہ صحیح مسلم (۲۵۲) کی حدیث سے ثابت ہے۔

نماز کی آخری رکعت کے تشهد میں تورک کرنا چاہئے۔ دیکھئے سنن ابی داؤد (۳۰ و سندہ صحیح) چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد التحیات اور درود پڑھے۔ ❀

۴۹: پھر اس کے بعد جو دعا پسند ہو (عربی زبان میں) پڑھ لے ❀ چند دعائیں درج ذیل ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ پڑھتے یا پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

○ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ❀

○ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ❀

○ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ❀

○ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ❀

○ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ❀

❀ دیکھئے فقرہ ۴۱، فقرہ ۴۲ ❀ البخاری: ۸۳۵ مسلم: ۸۰۴، اس پر امیر المؤمنین فی الحدیث، امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب باندھا ہے: ”باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب“ یعنی: تشهد کے بعد جو دعا اختیار کر لی جائے اس کا باب اور یہ (دعا) واجب نہیں ہے۔ ❀ البخاری: ۱۳۷۷، مسلم: ۵۸۸/۱۳۱، رسول اللہ ﷺ اس دعا کا حکم دیتے تھے (مسلم: ۵۸۸/۱۳۰) لہذا یہ دعا تشهد میں ساری دعاؤں سے بہتر ہے، طاؤس (تابعی) سے مروی ہے کہ وہ اس دعا کے بغیر نماز کے اعادے کا حکم دیتے تھے (مسلم: ۵۹۰/۱۳۳) ❀ البخاری: ۸۳۲، مسلم: ۵۸۹ ❀ مسلم: ۵۹۰ ❀ البخاری: ۸۳۳، مسلم: ۲۷۰۵ ❀ مسلم: ۷۷۱

۵۰: ان کے علاوہ جو دعائیں ثابت ہیں ان کا پڑھنا جائز اور موجبِ ثواب ہے مثلاً آپ ﷺ یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے:

”اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ ❀  
 دعا کے بعد آپ ﷺ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دیتے تھے۔ ❀  
 ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ ❀

۵۱: اگر امام نماز پڑھا رہا ہو تو جب وہ سلام پھیر دے تو پھر سلام پھیرنا چاہئے، عبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ“ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔ ❀

❀ البخاری ۲۵۲۲ ❀ مسلم ۵۸۱، ۵۸۲

❀ ابوداؤد: ۹۹۶، وهو حدیث صحیح، الترمذی: ۲۹۵ وقال: ”حسن صحیح“، النسائی: ۱۳۲۰، ابن ماجہ: ۹۱۳، ابن حبان، الاحسان: ۱۹۸۷

☆ تنبیہ: ابواسحاق الہمدانی نے ”حدثني علقمة بن قيس والأسود بن يزيد و أبو الأحوص“ کہہ کر سماع کی تصریح کر دی ہے، دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۷۷۷ ح ۲۹۷، لہذا اس روایت پر جرح صحیح نہیں ہے، ابواسحاق سے یہ روایت سفیان الثوری وغیرہ نے بیان کی ہے والحمد للہ۔ اگر دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں تو بھی جائز ہے، دیکھئے سنن ابی داؤد (۹۹۷ وسندہ صحیح)

❀ البخاری: ۸۳۸، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیر لے تو (پھر) مقتدی سلام پھیریں (بخاری قبل حدیث: ۸۳۸ تعلیقاً) لہذا بہتر یہی ہے کہ امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرے، اگر امام کے ساتھ ساتھ، پیچھے پیچھے بھی سلام پھیر لیا جائے تو جائز ہے دیکھئے فتح الباری (۲/۳۲۳ باب ۱۵۳، یسلم حین یسلم الإمام)

دعائے قنوت: اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّمَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ [ وَلَا يَعْزُ مِنْ عَادَيْتَ ] تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

(سنن ابی داؤد: ۲۰۸/۱، ۲۰۹، ح ۱۳۲۵، اسے ترمذی (۱۰۶/۱ ح ۳۶۳) نے حسن، ابن خزیمہ (۲۵۱/۲ ح ۱۵۲، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶) اور نووی نے صحیح کہا ہے)

## نماز کے بعد اذکار

۱: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ“ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اختتام تکبیر (اللہ اکبر) سے پہچان لیتا تھا۔ ❁

ایک روایت میں ہے کہ ”مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ“ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا معلوم نہیں ہوتا تھا مگر تکبیر (اللہ اکبر سننے) کے ساتھ۔ ❁

۲: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (پوری کر کے) ختم کرنے کے بعد تین دفعہ استغفار کرتے (استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ) اور فرماتے:

(( اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكَتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ )) ❁

۳: آپ صلی اللہ علیہ وسلم درج ذیل دعائیں بھی پڑھتے تھے:

لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدْمِ مِنْكَ الْجَدُّ ❁

❁ البخاری: ۸۴۲، مسلم: ۵۸۳/۱۲۰، ولفظہ: ”كنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير“ امام ابوداؤد نے اس حدیث پر ”باب التكبير بعد الصلوة“ کا باب باندھا ہے (قبل ج ۱۰۰۲) لہذا یہ ثابت ہوا کہ (فرض) نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کو اونچی آواز سے اللہ اکبر کہنا چاہئے، یہی حکم منفرد کے لئے بھی ہے ”أن رفع الصوت بالذكر“ میں الذکر سے مراد ”التكبير“ ہی ہے جیسا کہ حدیث بخاری وغیرہ سے ثابت ہے، اصول میں یہ مسلم ہے کہ ”الحديث يفسر بعضه بعضاً“ یعنی ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔

❁ مسلم: ۵۸۳/۱۲۱ ❁ مسلم: ۵۹۱ ❁ البخاری: ۸۴۳، مسلم: ۵۹۳

اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ❁

آپ ﷺ نے فرمایا: ” جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس [۳۳] دفعہ تسبیح (سبحان اللہ)

تینتیس [۳۳] دفعہ تحمید (الحمد للہ) اور تینتیس [۳۳] دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) پڑھے اور آخری دفعہ ” لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ “ پڑھے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ (گناہ) سمندر کے

جھاگ کے برابر (بہت زیادہ) ہوں۔ ❁ تینتیس [۳۳] دفعہ سبحان اللہ، تینتیس [۳۳]

دفعہ الحمد للہ، اور چونتیس [۳۴] دفعہ اللہ اکبر کہنا بھی صحیح ہے۔ ❁

آپ ﷺ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد معوذات (وہ سورتیں جو قل

اعوذ سے شروع ہوتی ہیں) پڑھیں۔ ❁

ان کے علاوہ جو دعائیں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ان کا پڑھنا افضل ہے، چونکہ نماز

اب مکمل ہو چکی ہے لہذا اپنی زبان میں بھی دعا مانگی جاسکتی ہے ❁

۴: آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ،

لَمْ يَمْنَعَهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ )) ❁

جس نے ہر فرض نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) آیت الکرسی پڑھی، وہ شخص مرتے ہی

جنت میں داخل ہو جائے گا۔

❁ ابوداؤد: ۱۵۲۲ و سندہ صحیح، النسائی: ۱۳۰۴ و صحیح ابن خزيمة: ۷۵۱ و ابن حبان، الاحسان: ۲۰۱۷، ۲۰۱۸ و الحاکم علی

شرط الشيخين (۲۷۳۱) و وافقه الذہبی ❁ مسلم: ۵۹۷ ❁ دیکھئے مسلم: ۵۹۶ ❁ ابوداؤد: ۱۵۲۳ و سندہ

حسن، النسائی: ۱۳۳۷ و طریق آخر عند الترمذی: ۲۹۰۳ و قال: ”غریب“ و طریق ابی داؤد: صحیح ابن خزيمة:

۷۵۵ و ابن حبان، الاحسان: ۲۰۰۱ و الحاکم (۲۵۳۱) علی شرط مسلم و وافقه الذہبی ❁ نماز کے بعد اجتماعی دعا کا

کوئی ثبوت نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اور آخر میں اپنی دونوں

ہتھیلیاں اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے (البخاری فی الادب المفرد: ۶۰۹ و سندہ حسن) اس روایت (اثر) کے

راویوں محمد بن فلیح اور فلیح بن سلیمان دونوں پر جرح مردود ہے، ان کی حدیث حسن کے درجے سے نہیں گرتی، نیز

دیکھئے فقرہ: ۱۵، حاشیہ: ۵ ❁ النسائی فی الکبریٰ: ۹۹۲۸ (عمل الیوم واللیلة: ۱۰۰ و سندہ حسن،

و کتاب الصلوة لابن حبان (اتحاف المہرۃ لابن حجر: ۲۵۹/۶: ۶۲۸۰)

## نماز جنازہ پڑھنے کا صحیح اور مدلل طریقہ

۱: وضو کریں۔ ❁

۲: شرائط نماز پوری کریں۔ ❁

۳: قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں۔ ❁

۴: تکبیر (اللہ اکبر) کہیں۔ ❁

۵: تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں۔ ❁

۶: اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھیں۔ ❁

۷: دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھیں۔ ❁

۸: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْسِهِ پڑھیں۔ ❁

۹: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھیں۔ ❁

۱۰: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھیں۔ ❁

❁ حدیث ((لا تقبل صلوة بغير طهور)) وضو کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی / رواہ مسلم فی صحیحہ: (۵۳۵) ۲۲۴/۱

[نیز دیکھئے صحیح بخاری: ۲۲۵۱]

❁ دیکھئے حدیث ((وصلوا کما رأیتمونی أصلي)) اور نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا

ہے۔ رواہ البخاری فی صحیحہ: ۲۳۱

❁ موسوعة الإجماع فی الفقه الإسلامی (ج ۲ ص ۷۰۴) ودیکھئے صحیح البخاری (۲۲۵۱)

❁ عبدالرزاق فی المصنف (۳/۲۸۹، ۳۹۰ ج ۶۲۲۸) وسندہ صحیح، وصحہ ابن الجارود بروایتہ فی المصنف (۵۴۰)

زبان کے ساتھ نماز جنازہ کی نیت ثابت نہیں ہے۔

❁ عن نافع قال ”کان (ابن عمر) یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی الجنازة“

(ابن ابی شیبہ فی المصنف ۳/۲۹۶ ج ۱۱۳۸۰ وسندہ صحیح)

❁ البخاری: ۷۴۰، والامام مالک فی الموطأ ۱۵۹/۱ ج ۳۷۷

❁ احمد فی مسندہ ۲۲۶/۵ ج ۲۲۳۱۳ وسندہ حسن، وعنہ ابن الجوزی فی التحقیق ۲۸۳/۱ ج ۴۷۷

تنبیہ: یہ حدیث مطلق نماز کے بارے میں ہے جس میں جنازہ بھی شامل ہے کیونکہ جنازہ بھی نماز ہی ہے۔

❁ سنن ابی داؤد: ۷۷۵ وسندہ حسن

❁ النسائی: ۹۰۶ وسندہ صحیح وصحہ ابن خزیمہ: ۴۹۹، وابن حبان

الاحسان: ۱۷۹۷، والحاکم علی شرط الشيخین ۲۳۲/۱ ووافقه الذہبی وانحطاً من ضعف

۱۰: سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ ❊

۱۱: آمین کہیں۔ ❊

۱۲: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔ ❊

۱۳: کوئی ایک سورت پڑھیں۔ ❊

۱۴: پھر تکبیر کہیں اور رفع یدین کریں۔ ❊

۱۵: نبی ﷺ پر درود پڑھیں۔ ❊ مثلاً:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. ❊

۱۶: تکبیر کہیں ❊ اور رفع یدین کریں۔ ❊

❊ البخاری: ۱۳۳۵، و عبد الرزاق فی المصنف ۴۸۹/۳، ۴۹۰، ح ۶۴۲۸ و ابن الجارود: ۵۴۰

☆ چونکہ سورۃ فاتحہ قرآن ہے لہذا اسے قرآن (قراءت) سمجھ کر ہی پڑھنا چاہیے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جنازہ میں سورۃ فاتحہ قراءت (قرآن) سمجھ کر نہ پڑھی جائے بلکہ صرف دعا سمجھ کر پڑھی جائے ان کا قول باطل ہے۔

❊ النسائی: ۹۰۶ و سندہ صحیح، ابن حبان الاحسان: ۱۸۰۵، و سندہ صحیح

❊ مسلم فی صحیحہ ۴۰۰/۵۳ و صحیح و الشافعی فی الام ۱۰۸/۱، و صحیح الحاکم علی شرط مسلم ۲۳۳/۲، و وافقہ الذہبی و سندہ حسن

❊ النسائی ۴۲/۲، ۷۵، ح ۱۹۸۹، و سندہ صحیح

❊ البخاری: ۱۳۳۴، و مسلم: ۹۵۲، ابن ابی شیبہ ۲۹۶/۳، ح ۱۱۳۸، و سندہ صحیح عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ مکحول، زہری، قیس بن ابی حازم، نافع بن جبیر اور حسن بصری وغیر ہم سے جنازے میں رفع یدین کرنا ثابت ہے دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۳ (ص ۲۰) اور یہی راجح اور جمہور کا مسلک ہے۔ نیز دیکھئے جنازہ کے مسائل فقرہ: ۳۔ تنبیہ: نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا نبی کریم ﷺ سے بھی ثابت

ہے۔ دیکھئے کتاب العلل للدارقطنی (۲۲/۱۳ ح ۲۹۰۸ و سندہ حسن)

❊ عبد الرزاق فی المصنف ۴۸۹/۳، ۴۹۰، ح ۶۴۲۸ و سندہ صحیح

❊ البخاری فی صحیحہ ۳۳۷۰، و البیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۲/۲ ح ۱۲۸۱، ح ۲۸۵۶

❊ البخاری: ۱۳۳۴، و مسلم: ۹۵۲ ❊ ابن ابی شیبہ ۲۹۶/۳، ح ۱۱۳۸، و سندہ صحیح

۱۷: میت کے لئے خالص طور پر دعا کریں۔ ❁

چند مسنون دعائیں درج ذیل ہیں:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا  
وَأُنثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ  
عَلَيَّ الْإِيمَانَ ❁

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ  
وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ  
الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا آخِرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ  
وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ  
عَذَابِ النَّارِ ❁

اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بَنَ فُلَانَ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَأَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ  
الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، إِنَّكَ أَنْتَ  
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ❁

اللَّهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ  
مُحْسِنًا فَرِدْ فِي حَسَنَاتِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ، اللَّهُمَّ لَا  
تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ. ❁

❁ عبد الرزاق فی المصنف: ۶۳۲۸ و سندہ صحیح و ابن حبان فی صحیحہ، الموارو: ۷۵۴ و ابوداؤد: ۳۱۹۹ و سندہ حسن

تنبیہ: اس سے مراد نماز جنازہ کے اندر دعا ہے دیکھئے باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوٰۃ علی الجنائزۃ (ابن ماجہ: ۱۴۹۷)

❁ الترمذی: ۱۰۲۳، و سندہ صحیح، و ابوداؤد: ۳۲۰۱ ❁ مسلم: ۹۶۳/۸۵، و ترقیم دار السلام: ۲۲۳۲

❁ ابن المذرفی الاوسط ۴۳۱/۵ ح ۳۱۷۳ و سندہ صحیح، و ابوداؤد: ۳۲۰۲

❁ مالک فی الموطأ ۲۲۸/۱ ح ۵۳۶ و اسنادہ صحیح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، موقوف

اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ❁  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْثَانَا وَشَاهِدِنَا  
 وَغَائِبِنَا، اللَّهُمَّ مَنْ تَوَقَّيْتَهُ مِنْهُمْ فَتَوَقَّهْ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ أَبْقَيْتَهُ مِنْهُمْ  
 فَأَبْقِهْ عَلَى الْإِسْلَامِ. ❁

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا  
 وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقَهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ ❁

۱۸: میت پر کوئی دعا موقت (خاص طور پر مقرر شدہ) نہیں ہے۔ ❁

لہذا جو بھی ثابت شدہ دعا کر لیں جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے قول اور  
 تابعین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میت پر کئی دعائیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

۱۹: پھر تکبیر کہیں۔ ❁ ۲۰: پھر دائیں طرف ایک سلام پھیر دیں۔ ❁

❁ مالک فی الموطأ ۱/۲۲۸ ح ۵۳۷ و اسنادہ صحیح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (موقوف یہ دعا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معصوم بچے کی  
 میت پر پڑھتے تھے۔ ❁ ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۳ ح ۲۹۳۳ و ۱۱۳۶۱، عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، موقوف و سندہ حسن

❁ ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۳ ح ۲۹۳۳ و ۱۱۳۶۶، سندہ صحیح، وهو موقوف علی حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

❁ [ابن ابی شیبہ ۳/۲۹۵ ح ۱۱۳۷۰، عن سعید بن المسیب والشمعی ۱: ۱۱۳۷۱ عن محمد (بن سیرین) وغيرہم من  
 آثار التابعین قالوا: ليس على الميت دعاء موقت (نحو المعنى) وهو صحیح عنہم] ❁ البخاری: ۱۳۳۴، و مسلم: ۹۵۲

❁ عبدالرزاق ۳/۲۸۹ ح ۶۲۲۸ و سندہ صحیح، وهو مرفوع، ابن ابی شیبہ ۳/۳۰۷ ح ۱۱۴۹۱، عن ابن عمر من فعله و سندہ صحیح

تنبیہ: نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز  
 (ص ۱۲۷) میں بحوالہ بیہقی (۴۳۴) نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام والی روایت لکھ کر اسے حسن قرار دیا ہے۔ لیکن

اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے: ① حماد بن ابی سلیمان مخطوط ہے اور یہ روایت قبل از اختلاف نہیں ہے۔

② حماد مذکور مدلس ہیں دیکھئے طبقات المدلسین (۲/۲۵) اور روایت معنعن ہے۔ امام عبداللہ بن المبارک

فرماتے ہیں کہ جو شخص جنازے میں دو سلام پھیرتا ہے وہ جاہل ہے جاہل ہے۔ (مسائل ابی داؤد ص ۵۴ و سندہ صحیح)

ابراہیم نخعی سے ایک روایت میں نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام ثابت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۳۰۸

و سندہ حسن) لیکن بہتر یہی ہے کہ نماز جنازہ میں صرف ایک: دائیں طرف سلام پھیر جائے۔